رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی

سالانہ [illegible]

ششماہی [illegible]

سہ ماہی ۱۲

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند [illegible]

جلد ۲۵	مورخہ ۱۹ شوال ۱۳۵۵ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۳ جنوری ۱۹۳۷ء	نمبر ۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ اپنے وفادار بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا

"مومن کی بڑی قسمت یہ ہے۔ کہ وہ خدا پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہے۔ جو شخص خدا سے ناامید ہوتا ہے۔ وہ مومن نہیں ہوتا۔ دُنیا تو خود روزے چند اور بے اعتبار ہے۔ ایک خدا ہی ہے۔ جس سے خوشی ہے۔ وہ قادر ہے۔ اور بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ . . . . جو شخص ناامید ہوا۔ وہ جہنم میں گیا۔ اگر ہماری جلد ہمارے بدن پر سے الگ کر دی جائے۔ اور ایک آہنی تنور میں ڈال دیا جائے۔ تب بھی ہم اس خدا سے ناامید نہیں ہو سکتے۔ ہمارے لئے ابراہیمؑ کا نمونہ کافی ہے۔ جس نے خدا کی مرضی حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹے کی گردن پر چھُری رکھ دی۔ اور آنکھیں بند کر کے اپنی دانست میں ذبح کر دیا۔ مگر آج اُسی ذبح کردہ کی اس قدر اولاد ہے کہ ہم ان کو گن نہیں سکتے۔ خدا بے وفا نہیں۔ انسان خود بے وفا بنتا ہے۔ خدا غدار نہیں۔ انسان خود غدر کرتا ہے۔ خدا ہرگز اپنے وفادار کو نہیں چھوڑتا۔ مگر بدبخت انسان خود چھوڑتا ہے۔ تب دُنیا اور دین دونوں اس کے تباہ ہو جاتے ہیں!!

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۳۸)

مدینۃ المسیح

قادیان یکم جنوری [illegible] سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ [illegible] بنصرہ العزیز کے متعلق آج [illegible] ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو زکام اور کھانسی کی شکایت [illegible] ہے۔ اب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ سیدہ مریم [illegible] صدیقہ صاحبہ رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو ابھی تیز بخار [illegible] ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

خان [illegible] محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کو خدا کے [illegible] فضل سے اب بخار سے آرام ہے۔

[illegible] بعد نماز مغرب خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان [illegible] ایم۔ اے نے اپنے لڑکے چودھری علی قاسم صاحب کی دعوت ولیمہ پر چالیس کے قریب احباب کو مدعو کیا۔

ملک محمد مظفر صاحب عباسی [illegible] کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب آج عمل میں آئی۔ [illegible] میں بعد نماز مغرب انہوں نے بعض اصحاب کو دعوتِ طعام دی۔ ملک صاحب کی لڑکی کا نکاح بابو محمد اسمٰعیل صاحب فوق ابن [illegible] فخر الدین صاحب پنشنر سے کچھ عرصہ گزرا ہوا تھا۔

مبلغین جامعہ احمدیہ کا جلسہ

۳۰ر دسمبر بوقت ½۹ بجے صبح مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی غلام احمد صاحب فرخ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری اور خاکسار نے تقاریر کیں ؛

اسی طرح دوسرا اجلاس ½۷ بجے زیر صدارت سید بشارت احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مولوی عبدالمنان صاحب عمرؔ۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے تقاریر کیں اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے ذکر حبیب پر نہایت دلچسپ پیرایہ میں تقریر فرمائی دوران تقریر میں آپ نے میاں مبارک احمد صاحب مرحوم کا فوٹو دکھایا۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تہبند مبارک اور دستار مبارک کی زیارت کرائی۔ ½۱۰ بجے کے قریب آپ نے تقریر ختم فرمائی۔ گو سامعین تو ابھی سیر نہیں ہوئے تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ کچھ اور حالات بیان فرمائیں۔ مگر وقت کے زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ نے لیکچر ختم فرمایا ؛ خاکسار غلام احمد ارشد

ریلوے حکام کا شکریہ

ہم تہ دل سے ان افسران محکمہ ریلوے کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ہمارے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہمارے احباب کی آمد و رفت کے لئے مناسب سہولتیں بہم پہونچائیں۔ قادیان ریلوے سٹیشن کا مستقل سٹاف اور ریلیونگ سٹاف سب ہمارے شکریہ اور تعریف کا مستحق ہے۔ کیونکہ اس نے ہر طرح سے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کئے۔ مسٹر آئیوری۔ ڈی۔ ٹی۔ او۔ مسٹر این۔ ڈی یوکھی اے۔ ٹی۔ او۔ اور مسٹر البکو بھٹہ۔ ٹی۔ آئی۔ ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ ان افسران نے خاص محنت اٹھا کر خود یہاں موجود رہ کر نگرانی فرمائی۔ اور ہر طرح سے سہولت مہیا کر کے مہمانوں کو آرام پہونچایا۔ ناظر ضیافت جماعت احمدیہ قادیان

اعلانات نکاح

(۱) ۲۹ر دسمبر بوقت شام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منشی محمد بخش صاحب رئیس ملتان کے دو صاحبزادوں شیخ بشیر الحق و شیخ اکرام الحق کے نکاح شیخ مظفر الدین صاحب۔ جی۔ ایس۔ سی۔ کی صاحبزادیوں جمیلہ خانم و حفیظہ خانم کے ساتھ پڑھا اس تقریب پر دو حاجت مند احمدیوں کے نام اخبار الفضل تین تین ماہ کے لئے جاری کرنے کے لئے منشی محمد بخش صاحب نے چندہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ یہ تعلق فریقین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار شیخ فضل احمد احمدی سپرنٹنڈنٹ انجمن احمدیہ ملتان

(۲) ملک عزیز الرحمٰن صاحب ولد جناب ملک برکت علی صاحب گورنمنٹ پنشنر گجرات کا نکاح عظمت بیگم بنت ملک دولت علی صاحب ساکن موضع کھوکھر غربی ضلع گجرات کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولانا محمد سرور شاہ صاحب نے ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۶ء قبل نماز عشا مسجد مبارک میں پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ گیانی واحد حسین مبلغ

(۳) رضیہ بیگم بنت محمد لسین صاحب موٹر ڈرائیور قوم ارائیں ساکن گوہد پور ضلع سیالکوٹ حال قادیان کا نکاح بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس امام مسجد دار الرحمت نے ۳۱ر دسمبر کو بعد ... ساتھ پڑھا۔ خاکسار ملک غلام عباس محلہ دار الرحمت

بچہ اور بیوی کی المناک ...

اس دار فانی میں جو پیدا ہوا۔ اس کے لئے ... لازمی ہے۔ اور پیدائش موت کا پیغام ہے مگر پیاروں کی پے در پے دائمی جدائی جگر کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ مجھے ایک ہفتہ میں اس قسم کے دو روح فرسا حادثات پیش آئے ۱۹ر دسمبر کو میرا پیارا بچہ حمید احمد ہمیشہ کے لئے ہم کو داغ مفارقت دے گیا جس وقت بچہ دم توڑ رہا تھا۔ اس کی غم نصیب والدہ دردِ زہ کی تکلیف میں مبتلا تھی۔ آخر بچی پیدا ہوئی اور میری بیوی رنج و الم کا مجسمہ اور درد و غم کی تصویر بن کر بستر مرگ پر دراز ہو گئی۔ اور آخر ۲۵ر دسمبر کو اپنے پیارے مولا سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ۔ میرے لئے یہ ایک حادثات بالکل ناقابل برداشت ہوتے۔ اگر میرا پیارا مولا مجھے قبل از وقت آگاہ نہ فرما دیتا۔ بچہ کے متعلق بھی کئی ایک منذر خوابیں مجھے اور میری مرحومہ بیوی کو آئی تھیں۔ مگر مرحومہ کے متعلق مجھ غم نصیب کو ایک ایسی خواب آئی۔ جو قرآن پاک کی صداقت کا ایک زندہ نشان بھی ہے۔ رمضان المبارک میں ایک دن صبح کی نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کی۔ تو ھن لباس لکم وانتم لباس لھن والی آیت تلاوت میں آئی۔ اس کے بعد سو گیا تو خواب میں اپنا لباس گم پایا۔ لباس کی تلاش میں کمرے کے اندر ادھر ادھر گھومتا ہوں۔ اور آخر نہ ملنے پر گھبرا کے بیدار ہو جاتا ہوں۔ فوراً تعبیر کی تفہیم ہو گئی۔ صدقہ و خیرات دعاؤں اور دواؤں سے اس تعبیر کے ...

تبلیغ کے متعلق ایک ضروری اعلان

ایسے دیہات۔ اور چھوٹے چھوٹے گاؤں جو شہروں سے دور یا نزدیک ہوں اور ان میں ایک عرصہ سے کوئی مبلغ نہ پہنچا ہو۔ وہاں کی جماعتیں مہربانی کر کے جلد دفتر دعوۃ و تبلیغ میں اطلاع دیں ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بقیہ صفحہ ۳

دے دیں۔ یا ان ملکوں کو خدا اور اس کے رسول کے لئے فتح کریں۔ پس چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف مت دیکھو اور اپنے مقصود کو اپنی نظروں کے سامنے رکھو اور ہر احمدی خواہ کسی شعبہ زندگی میں اپنے آپ کو مشغول پاتا ہو اس کو اپنی کوششوں اور سعیوں کا مرجع صرف ایک ہی نقطہ رکھنا چاہیئے۔ کہ اس نے دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے ؛

یہ پیغام اپنی اہمیت کے لحاظ سے ... ہمہ تن عمل بن کر سننے کے قابل ہے ... لیکن ناسازیٔ طبع کی وجہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ... بنصرہ العزیز نے جس قدر تکلیف اس ... پہونچانے کے لئے برداشت کی ... اس نے اس کی اہمیت کو بہت زیادہ [illegible] بڑھا دیا ہے۔ احمدی احباب کو جہاں نہایت تضرع کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ وہاں حضور کے اس پیغام ... ایک ایک لفظ پر نہایت استقلال اور فدا کاری سے عمل کرنا چاہیئے

الفضل [illegible] کی پچیسویں جلد

اس [illegible] سے کہ آئندہ [illegible] کی جائے [illegible] جنوری تا دسمبر [illegible] ایک سال کی ہوا کرے۔ جلد ۲۴ کو ۲ جنوری پر ختم کر دیا گیا ہے اور ۳ جنوری سے پچیسویں جلد شروع کر دی گئی ہے۔ ... چونکہ جنوری کے دو یوم گزر ... کے بعد یہ تجویز عمل میں لائی گئی۔ آئندہ انشاء اللہ یکم جنوری سے جلد کا آغاز ہوا کریگا۔ (منیجر)

... وقوع ہونے سے بچنے کے لئے انتہائی کوشش کی گئی لیکن قضا نہ ٹل سکی۔ اللہ تعالےٰ کی قضا پر ہر حال میں راضی ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بزرگان سلسلہ اور اپنے دوستوں ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ شوال ۱۳۵۵ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا نئے سال کا پیغام

جماعت احمدیہ کے نام

قادیان یکم جنوری ۱۹۳۷ء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت جلسہ سالانہ سے قبل ہی علیل تھی۔ لیکن جلسہ کے ایام سے چند روز قبل اور بعد کی دن رات کی غیر معمولی مصروفیت نے جو ملاقاتیں کرنے والے ہزاروں احباب سے گفتگو اور تقریروں پر مشتمل تھی۔ حضور کی صحت کو اس قدر کمزور کر دیا۔ کہ حضور کے لئے اونچی آواز سے بولنا مشکل ہو گیا۔ لیکن باوجود اس قدر ناسازیٔ طبع کے آج کا خطبہ جمعہ حضور نے خود ارشاد فرمایا۔ چونکہ جلسہ پر تشریف لانے والے احباب کی ایک کافی تعداد جمعہ کی افتداء میں نماز جمعہ پڑھنے۔ اور حضور کی زبان مبارک سے خطبہ سننے کے لئے موجود تھی۔ اس لئے نماز پڑھنے کا انتظام مسجد نور میں کیا گیا جس کا وسیع صحن پُر ہو جانے کے علاوہ قریب کے میدان میں بھی دُور تک مجمع پھیلا ہوا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبر پر رونق افروز ہو کر آہستہ آواز میں خطبہ کا ایک ایک فقرہ ارشاد فرمانا شروع کیا۔ جسے مولوی ابو العطاء صاحب بلند آواز سے دوہراتے۔ اور پھر بعض اور اصحاب جو اسی کام کے لئے مقرر تھے۔ مجمع تک پہونچاتے رہے۔ اس طرح قریباً ایک گھنٹہ تک حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ ابتداء میں حضور ممبر پر بیٹھ کر ارشاد فرماتے رہے۔ اور آخر میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے

حضور نے چونکہ اس خطبہ میں نئے سال کے پہلے دن کا پیغام جماعت کو پہونچایا ہے۔ اس لئے مفصل خطبہ شائع کرنے سے قبل اس کے چند فقرات پیش کئے جاتے ہیں تاکہ احباب جماعت احمدیہ اصل پیغام سننے اور اس پر عمل کرنے کے لئے ابھی سے تیار ہو جائیں:۔

حضور نے فرمایا:۔

آج کا جمعہ نئے سال کا پہلا جمعہ ہے اور پہلا دن بھی ہے۔ پس ہمیں اس جمعہ میں آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں۔ جو اس نئے سال میں ہمارے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔ بہت سے انسان اس لئے نیک کاموں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کہ ان کے سامنے کوئی مقصود نہیں ہوتا۔ اور وہ نہیں جانتے کہ اپنے فارغ اور زائد وقت کو کہاں صرف کریں۔ اور اس وجہ سے جب کبھی اُن کو فارغ وقت ملتا ہے۔ وہ اُسے سستی میں ضائع کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے لئے نیک ارادوں کی ایک فہرست بنا لے۔ اور اسے اپنے ذہن میں رکھے۔ تو اُسے فارغ اوقات میں ان ارادوں کو پورا کرنے کی طرف تحریک ہوتی رہتی ہے۔ اور وہ بہت سے ایسے کام کر لیتا ہے۔ جن سے اس کا دُوسرا بھائی جس نے پہلے سے اپنے لئے کوئی مقصود قرار دیا ہوا نہیں ہوتا۔ محروم رہ جاتا ہے۔ پس میں آج کے دن تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ اپنے دلوں میں یہ پختہ عہد کر لیں۔ کہ احمدیت کی طرف سے جو اُن کے سامنے مطالبہ پیش کیا گیا ہے۔ وُہ اسے ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں گے۔ اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے:۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ احمدیت کسی انجمن یا سوسائیٹی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ وُہ اسلام کا دوسرا نام ہے۔ اور اسلام ایک وسیع تعلیم کے مجموعہ کا نام ہے۔ جو مذہب کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور اخلاق کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور تمدن کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور سیاست کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور معاملات باہمی کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور اقتصادیات کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور نفسیات کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور انسانی دماغ کے رجحانات کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور انسانی جذبات کے اتار چڑھاؤ کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ غرض آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی بات ایسی نہیں جس کے متعلق اسلام کوئی نہ کوئی ہدایت نہ دیتا ہو۔ پھر جو شخص احمدیت کو قبول کر کے اس امر پر خوش ہو جاتا ہے کہ میں وفات مسیح کا قائل ہو گیا ہوں۔ یا آنے والے مسیح پر ایمان لے آیا ہوں۔ یا میں نمازیں باقاعدہ پڑھنے لگا ہوں۔ یا میں روزے باقاعدہ رکھتا ہوں یا میں زکوٰۃ دیتا ہوں۔ یا حج اگر مجھے توفیق ہے۔ تو میں بجا لا چکا ہوں۔ اور یہ خیال کرتا ہے۔ کہ گویا میں نے احمدیت پر عمل کر لیا۔ تو اس کی مثال بالکل ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص سمندر میں سے پانی کا ایک گلاس نکال لے اور خیال کرے۔ کہ سمندر میرے قبضہ میں آ گیا ہے۔ اگر صرف یہی پانچ سات مسائل اسلام کہلاتے ہیں۔ تو اتنے بڑے قرآن کے نازل کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ یہ باتیں تو دو تین رکوع میں آ سکتی تھیں۔ پس جو شخص ان چند احکام پر قانع ہو جاتا ہے۔ وُہ ان لوگوں میں سے ہے۔ جن کی نسبت قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کیا تم کچھ حصہ قرآن پر ایمان لاتے ہو۔ اور کچھ حصہ کا انکار کرتے ہو۔ آخر وُہ وسیع تعلیمیں جو اللہ تعالیٰ نے توحید کے باریک مسائل کے متعلق قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں یا محبت الٰہی اور توکل کے متعلق بیان فرمائی ہیں یا وُہ تفصیلات جو اس نے اخلاق کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ یا تمدن یا سیاست یا اقتصادیات یا معاملات کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ ان پر آخر کون عمل کرے گا۔ کیا قرآن کریم کے یہ حصے بیکار پڑے رہیں گے۔ کیا ان کی طرف توجہ کرنے والے مسلمانوں سے باہر کوئی اور لوگ ہوں گے۔

پس جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وُہ قرآن کریم کے تمام مطالب اور اس کی تمام تعلیمات کو زندہ کرے۔ خواہ وُہ مذہب اور عقیدہ کے متعلق ہوں۔ یا اخلاق کے متعلق ہوں۔ یا اصولِ تمدن اور سیاسیات کے متعلق ہوں یا اقتصادیات اور معاملات کے متعلق ہوں۔ کیونکہ دُنیا ان سارے اُمور کے لئے پیاسی ہے اور بغیر اس معرفت کے پانی کے وُہ زندہ نہیں رہ سکتی:۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہُوئے حضور نے فرمایا:۔

"آرام سے مت بیٹھو۔ کہ تمہاری منزل بہت دُور ہے۔ اور تمہارا کام بہت مشکل ہے۔ اور تمہاری ذمہ واریاں بہت بھاری ہیں۔ تم ایک خطرناک صورتِ حالات میں سے گزر رہے ہو کہ باوجود تمہاری کمزوری کے خدا تعالیٰ نے تم پر وُہ بوجھ لادا ہے جس کے اٹھانے سے زمین اور آسمان بھی کانپتے ہیں۔ دُنیا کی حکومتیں صرف ایک ایک قوم سے لڑائی کے موقعہ پر خائف ہو جاتی ہیں۔ اور انجام سے ڈرتی ہیں لیکن آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ قرآن کی تلوار لے کر دُنیا کی تمام حکومتوں پر ایک ہی وقت میں حملہ کر دیں۔ اور یا اس میدان میں جان

فلسفۂ طریق نماز اسلامی

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

۲

توجہ الی اللہ

اگرچہ ظاہر میں نمازی اپنا مونہہ قبلہ کی طرف کرتا ہے۔ مگر دراصل اس کا مونہہ خدا کی طرف ہوتا ہے۔ اور خدا کی طرف مونہہ آسمان کی طرف مونہہ کرنے سے نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ عیسائی لوگ کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا تو ہر جگہ ہے آسمان پر بھی اور زمین پر بھی۔ بلکہ خدا کی طرف مونہہ کرنا قلبی توجہ سے ہوتا ہے۔ اسی واسطے نماز میں کھڑے ہوکر سب سے اول یہ دعا پڑھی جاتی ہے انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ تحقیق میں اپنا مونہہ اس پاک ذات کی طرف کرتا ہوں۔ جس نے آسمان اور زمین کو بنایا۔ اور اس کی طرف مونہہ کرتے وقت میں دنیا و مافیہا سے الگ اور یکسو ہوتا ہوں۔ اور میں اللہ تعالےٰ کی ذات میں اس کے افعال میں۔ اس کی صفات میں اور اس کے اسما میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کرتا۔ خانہ کعبہ کی طرف مونہہ کرنا ایک مرکزی اتحاد کے واسطے ہے ورنہ نماز کے اندر خانہ کعبہ کا کوئی ذکر نہیں ہوتا مسلمان کی نماز محض اللہ تعالےٰ کے لئے ہے اسلام اللہ تعالےٰ کی ذات کو مکان اور جہت کی قید سے آزاد یقین کرتا ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف میں فرمایا وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ مشرق اور مغرب اللہ ہی کے لئے ہے۔ جدھر مونہہ کرو ادھر اللہ موجود ہے۔ اور پھر ایک اور جگہ فرمایا لیس البران تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب۔ نیکی اس امر میں محصور نہیں کہ شرق یا مغرب کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھ لی

دعائے سورۂ فاتحہ

نماز کے اندر سورۂ فاتحہ کی دعا ایک ایسی جامع مانع دعا ہے۔ کہ دنیا بھر کی نماز کی کتابوں میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کئی ایک کتابوں میں سورۂ فاتحہ کی مبسوط تفسیریں لکھی ہیں اور حضرت عرفانی نے اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب ساکن ننکانہ نے اپنی کتب حقیقت نماز اور ہماری نماز اور صلوٰۃ الادیان میں سورۂ فاتحہ کے معنی اور معارف نہائت دلکش پیرایہ میں درج کئے ہیں اس واسطے ضروری نہیں کہ میں اس کے معانی اس جگہ بیان کروں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ قرآن شریف کا سارا خلاصہ سورۂ فاتحہ میں آجاتا ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کا خلاصہ آئت بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہے اور آئت شریفہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا خلاصہ حرف با میں ہے۔ جس سے قرآن شریف شروع ہوتا ہے:

اس کا مطلب میرے خیال میں یہ ہے کہ حرف با کا تلفظ دو ہونٹوں کے ملنے سے ہوتا ہے۔ اوپر کا ہونٹ اور نیچے کا ہونٹ جب ملتے ہیں۔ تب حرف با کی آواز نکلتی ہے۔ اور اس میں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ انسان اللہ تعالےٰ کی طرف اوپر کو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس بندے کی خاطر نیچے کو نازل ہوتا ہے۔ تب ان دونوں کا اتصال ہوتا ہے۔ اور تمام نبیوں اور رسولوں کی تعلیم کا یہی خلاصہ ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کے ساتھ مل جائے۔ اور اس کے ساتھ ایک ہوجائے۔ سورۂ فاتحہ کی دعا اسی مقصد و مدعا کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ قرب ربانی کے مقام کو پانے کے لئے سب سے پہلا قدم یہی ہے۔ کہ انسان اپنی زندگی اللہ کی راہ میں وقف کردے اور اس دعا میں لگا رہے جو سورۂ فاتحہ میں مومنوں کو سکھائی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی دعا سب دعاؤں سے زیادہ اللہ تعالےٰ سے مانگی ہے۔ اور اس کے الفاظ کا بہت تکرار کیا ہے۔ دنیا میں خدا تک پہونچنے اور حقیقی نجات کا پانی پینے کے لئے یہ ایک اعلےٰ ذریعہ ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کو وہی پاسکتے ہیں جو اسلام کے اس مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مضمون فلسفہ اصول اسلامی میں فرماتے ہیں:-

”اسلام کیا چیز ہے۔ وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کرکے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہوکر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں۔ اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں۔ جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے“:

غرض سورۂ فاتحہ انسان کے اعمال واخلاق کو درست کرتی ہے۔ اور اسے ایک ایسی راہ پر لاتی ہے۔ جو سب سے اعلےٰ اور سب سے افضل اور سب سے اولیٰ ہے۔ جب ایک انسان کے دل میں یہ سچی تڑپ اور خواہش ہوگی۔ کہ اس کے تمام خیالات تمام افعال تمام حرکات صراطِ مستقیم پر ہوں۔ تو ضرور ہے۔ کہ وہ خدا کی مخلوق کے ساتھ بھلائی اور ہمدردی سے پیش آئے گا۔ وہ اپنی جسمانی صحت کو قائم رکھنے کے واسطے ضروری امور کو سرانجام دے گا۔ طیب اور حلال روزی کا کمانا اس کا کام ہوگا وہ کھانے لباس اور دیگر ضروریات زندگی میں اسراف نہ کرے گا۔ اپنے جسمانی قوے کو استعمال کرنے میں ان سے حد سے زیادہ کام نہ لے گا۔ اپنی محنت و مشقت سے جائز طور پر اپنی روزی کے واسطے کمائی کرے گا۔ اور روپیہ حاصل کرنے کے ناجائز وسائل مثلاً چوری۔ رشوت۔ دھوکا فریب۔ سودخواری وغیرہ اعمال قبیح کی طرف نہیں جھکے گا۔ قابلِ عزت لوگوں کی عزت کرے گا۔ اور قابلِ محبت لوگوں سے محبت کرے گا۔ اور ہر ایک معاملہ میں خدائی احکام کے مطابق صداقت اور دیانت داری پر گامزن رہے گا۔

فلسفۂ اذان

تمام مذاہب میں یہ قاعدہ ہے۔ کہ عبادت کے واسطے بلانے کے لئے کوئی ذریعہ اختیار کیا جاتا ہے۔ یہود نرسنگے بجاتے تھے۔ ہندو سنکھ بجاتے ہیں۔ عیسائی صاحبان ٹل بجاتے ہیں۔ اسلام نے نماز کے بلانے کے واسطے اذان مقرر کی ہے۔ کہ اونچی جگہ کھڑا ہوکر ایک شخص بلند آواز سے یہ کلمات پکارے۔ جن کو سن کر لوگ نماز کے واسطے جمع ہوجائیں عبادت الٰہی کے واسطے پکارنے کا یہ طریق سب سے افضل اور اعلےٰ ہے کیونکہ اذان کے کلمات ایسے جامع ہیں کہ ان میں دینِ اسلام کا تمام خلاصہ شامل ہے۔ گویا اذان کے ذریعہ دین اسلام کی تبلیغ پانچ وقت تمام جہان کو کردی جاتی ہے۔

سب سے اول کلمہ اللہ اکبر ہے جو سننے والوں کو کہتا ہے۔ کہ اس وقت تم اپنی تجارت میں مصروف ہو یا اپنی ملازمت میں مشغول ہو یا بال بچے کے ساتھ محبت کرنے میں لگے ہوئے ہو یا کسی کام میں ہو تمہیں اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے۔ جو سب سے بڑا ہے۔ اللہ اکبر خدا سب سے بڑا ہے۔ کوئی حاکم کوئی بزرگ کوئی ذی عزت اس کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ پس سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اب تم اللہ کی طرف چلے آؤ۔ جب تم خدا کی خاطر ان چیزوں کو چھوڑ دوگے۔ تو خدا تعالےٰ تمہارے اموال کا محافظ ہوگا۔ تمہاری تجارتوں کو نفع مند کرے گا۔

تمہاری بیوی۔بچوں کی حفاظت کریگا وُہی سب پر حاکم اور ہر شے اس کے ماتحت اور اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔اس کے اذن کے بغیر کوئی شے ہمیں نفع نہیں دے سکتی۔اور اس کی اجازت کے بغیر کوئی شے ہمیں ضرر نہیں دے سکتی ؛

پس ہمارا حقیقی ماویٰ اور ملجا وُہی ایک اللہ ہے۔اور اس کی عبادت کے واسطے اس وقت سب کو بلایا جاتا ہے۔مال ہو۔دولت ہو۔عزت ہو۔بیوی ہو۔اولاد ہو۔حاکم ہو۔بادشاہ ہو۔کوئی ہو۔کچھ ہو۔اللہ اُن سب سے بڑا ہے۔اللہ اکبر

اس کے بعد کلمات شہادت جس میں اللہ تعالےٰ کی توحید اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا اقرار اور تبلیغ ہے۔سارے دینِ اسلام کا خلاصہ ہے خدا ایک ہے۔اس کے سوائے کوئی معبود نہیں۔اس کے سوائے کوئی محبوب نہیں۔اس کے سوائے کوئی مطلوب نہیں اس کے سوائے کوئی مقصود نہیں۔اور اس کے سوائے کوئی مطاع نہیں۔ہاں وُہی خُدا جس کو ہم نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ پایا۔اور پہچانا اور قبول کیا۔اس ایک خدا کی عبادت کرنا۔اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتلائے۔اور سکھائے ہُوئے طریق پر چلنا۔یہی انسان کے واسطے راہِ نجات ہے۔اور اسی کی طرف تمام جہان کو ہم بلند میناروں پر چڑھ کر دعوت دیتے ہیں۔اذان کیا ہے۔پنجوقتہ دینِ اسلام کی کامل اور مکمل تبلیغ نہایت مختصر الفاظ میں ہے۔اور کسی مذہب کا طریق بلانے کا اس کے مقابل میں لایا نہیں جاسکتا ؛

حکمتِ اقامت

اذان تو لوگوں کو نماز کے واسطے بلانے کے لئے دی جاتی ہے۔لیکن جب لوگ نماز کے واسطے جمع ہو جائیں اور نماز باجماعت شروع ہونے لگے۔تو پھر اذان کے الفاظ کو دہرایا جاتا ہے تاکہ جمع شدہ اصحاب صفیں باندھ کر امام کے اللہ اکبر کہنے پر نماز میں شامل ہو جائیں اس کو **اقامت** کہتے ہیں۔اور اذان کے علاوہ یہ الفاظ اس میں زیادہ کئے گئے ہیں :-

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ

جس کے معنے ہیں۔تحقیق کھڑی ہوگئی نماز اس طرح نماز کو چُپ چاپ نہیں شروع کیا جاتا۔بلکہ سب کو اطلاع کرکے تاکہ نمازی ہر طرح سے طیار ہو جائیں۔اور کوئی غفلت میں نہ رہ جائے

فلسفۂ جماعت

پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرنے کی اسلام میں اس قدر تاکید ہے۔کہ جو شخص بیماری یا کسی دوسرے عذرِ قوی پر نماز کے واسطے جماعت میں نہ آئے اسے منافق کہا گیا ہے۔نماز باجماعت میں بہت سی برکات ہیں۔جو کہ انسان اکیلے حاصل نہیں کرسکتا۔طبعاً انسان متمدن ہے۔اور ایک دوسرے سے روحانی قوت حاصل کرتا ہے۔قومی اتحاد۔اور یگانگت کے حصول کے واسطے لوگ انجمنیں اور کانفرنسیں کرتے رہتے ہیں۔مسلمانوں کی کانفرنس پانچ وقت روزانہ محلے کی مسجد میں اور ہفتہ میں ایک دفعہ جامع مسجد میں۔اور سال میں دو دفعہ عیدگاہ میں اور پھر عمر میں ایک دفعہ حج کے موقعہ پر سب مسلمان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔علاوہ اس کے نماز میں جو انسان دعائیں کرتا ہے۔وُہ دعائیں جب جماعت کے ساتھ ہوتی ہیں۔تو جمع کے صیغہ میں ہوتی ہیں۔اور جماعت کے ساتھ جس قدر لوگ شامل ہوتے ہیں۔وُہ ایک دوسرے کی دُعاؤں سے برکت حاصل کرتے ہیں ممکن ہے۔کہ ایک وقت میں ایک آدمی کا قلب پورے طور پر مطمئن۔اور حضوری حاصل کرنے والا نہ ہو۔لیکن جماعت کے اندر بعض اور اصحاب جو اس وقت حضوری حاصل کئے ہُوئے ہوں۔اُن کی توجہ اور دُعا سے یہ شخص بھی بہ سبب شمولیتِ جماعت حصہ حاصل کرے گا۔ہر ایک انسان میں اللہ تعالےٰ نے یہ قوت بھی رکھی ہے۔کہ دوسروں کے انوار کو جذب کرتا ہے۔اور اُن سے روحانی برکت حاصل کرتا ہے۔اگر مسلمان پورے طور پر پابند صلوٰۃ۔اور مسجدوں کو آباد کرنے والے ہوتے۔تو اُن کے بہت سارے تمدنی اور سیاسی امُور نماز باجماعت ادا کرنے کی برکت سے حل ہوتے رہتے۔اور وُہ بہت سی مصائب۔اور تکالیف سے بچ جاتے اور دُنیوی۔اور ظاہری قوت بھی انہیں حاصل ہوتی۔اور دینی اور روحانی برکتوں سے بھی بھرپور رہتے ؛

مساواتِ اسلامی

جماعت کی ایک برکت یہ بھی ہے۔کہ اس سے مومنوں کے درمیان ایک برادرانہ معاملات کے احساسات پیدا ہوتے ہیں۔امریکہ میں مَیں نے دیکھا۔کہ گورے لوگ حبشیوں کو عموماً حقارت سے دیکھتے ہیں۔اور امریکہ میں حبشیوں کی بڑی کثرت ہے کیونکہ ابتدا میں یورپ کے سرمایہ دار لاکھوں حبشیوں کو افریقہ کے ساحلوں سے پکڑ کر اور زنجیروں میں جکڑ کر امریکہ لے گئے۔اور اُن سے زبردستی مزدوری کا کام لیا۔پہلے وُہ صدیوں تک غلام رہے بعد میں ملک کے قانون نے اُن کو آزاد کردیا۔مگر پھر بھی تمدنی طور پر وُہ گوروں کے برابر نہیں ہوسکے۔اور باتوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔خود مذہبی معاملات میں بھی انہیں گوروں کے ساتھ مساوات حاصل نہیں۔کئی ایسے گرجے ہیں۔جو صرف گوروں کے واسطے ہیں۔ان میں کوئی نیگرو داخل نہیں ہوسکتا۔اور نیگرو لوگوں کے واسطے الگ گرجے بنا دیئے گئے ہیں۔جن میں کوئی گورا داخل نہیں ہوسکتا ؛

شہر نیویارک میں سمندر کے قریب ایک بنکوں کا محلہ ہے۔جس کو وال سٹریٹ کہتے ہیں۔وہاں بہت سے کروڑ پتی جو گورے ہیں۔اپنی دوکانیں اور دفاتر اور بنک کھولے ہُوئے ہیں۔وہاں سمندر کے قریب ایک بڑا شاندار گرجا دولتمندوں نے صرف اپنے استعمال کے واسطے بنوایا ہوُا ہے۔اس میں بھی کوئی نیگرو داخل نہیں ہوسکتا۔کہتے ہیں۔ایک دفعہ نیگرو لڑکے کو جو اس تفرقہ سے ناواقف تھا۔گرجے کی خوشنمائی جو پسند آئی۔تو وہ اس گرجے کے پادری صاحب کے پاس گیا اور درخواست کی۔کہ میں آپ کے گرجے کا ممبر بننا چاہتا ہُوں۔پادری صاحب صاف لفظوں میں انکار کرنے سے گھبرائے۔اور ایک بات بتائی۔اور اس لڑکے کو کہا۔کہ میاں لڑکے ہمارے ہاں قاعدہ ہے۔کہ اس گرجے کا ممبر صرف وُہ شخص ہوتا ہے۔جو چھ ماہ تک خداوند یسوع کے ساتھ روحانی ملاقات حاصل کرچکا ہو۔تم جاؤ۔دعا اور روزے کے ساتھ اس امر کی کوشش کرو۔جب تمہیں یہ روحانیت حاصل ہوجائے تو پھر مجھے اطلاع دو۔تب میں تمہیں اس گرجا کی ممبری میں داخل کرلوں گا یہ بات سُنکر وُہ حبشی لڑکا چلا گیا اور اُسے دُوسرے لوگوں سے معلوم ہوُا۔کہ اُس گرجا میں تو کوئی نیگرو لیا ہی نہیں جاسکتا۔یہ ایک پختہ قاعدہ ہے۔اور اس کی کوشش اس گرجا کا ممبر بننے کی بے کار ہے۔چھ ماہ کے عرصہ میں اس لڑکے کو اس بارے میں کافی واقفیت ہوگئی۔اور وُہ چھ ماہ گزرنے کے بعد پھر پادری صاحب کی کوٹھی پر جا پہونچا۔پادری صاحب نے اُسے پہچان لیا۔اور فرمایا۔

کیا تم وُہی لڑکے ہو۔جو میرے پاس گرجا کا ممبر بننے کے واسطے آئے تھے۔

اس نے کہا۔ہاں۔جناب وُہی ہوں

پادری صاحب نے فرمایا۔اچھا تبلاؤ کیا تم خداوند یسوع سے ملے۔

نیگرو لڑکے نے کہا۔ہاں صاحب! میں ملا ہوں۔

پادری صاحب۔اچھا خداوند یسوع نے تم سے کیا کہا :-

نیگرو لڑکا۔صاحب مجھے خداوند یسوع نے فرمایا۔

اے نیگرو لڑکے۔تم کیوں اس گرجا میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہو۔ایک سو سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ میں خود یسوع مسیح اس گرجا میں داخل ہونے کے واسطے کوشش کررہا ہوں۔مگر مجھے کوئی وہاں جانے نہیں دیتا۔پھر تم کیسے وہاں جا سکتے ہو ؛

فی الواقعہ اس لڑکے کو کوئی ایسا کشفہ ہوا ہو۔ یا اس نے اپنے دل سے یہ بات بنائی ہو۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ جس عبادت گاہ میں کالے گورے اور امیر غریب کا فرق کیا جاتا ہو۔ وہاں خدا اور اس کے انبیاء کا کیا کام۔ یہ فخر اسلام ہی کو حاصل ہے۔ کہ اگر کل ایک شخص سیاہ سے سیاہ حبشہ کا رہنے والا مسلمان مسجد کے اندر صفِ اول میں آکر بیٹھ جائے۔ تو گورے سے گورا بادشاہ وقت بھی اس کو وہاں سے اٹھا نہیں سکتا۔ بلکہ اٹھانے کا کبھی خیال بھی نہیں کر سکتا۔ اسلام میں دینی معاملات میں کیا۔ بلکہ دینی معاملات میں بھی گورے کالے کا کبھی فرق نہیں کیا گیا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اللہ تعالیٰ کے حضور میں سب سے بڑے وہ ہیں جو سب سے زیادہ متقی ہیں۔

نماز موجب اتحاد

نماز باجماعت مسلمانوں کو یکجہتی اور باہمی اتحاد اور اتفاق کی عادت ڈالتی ہے۔ سب لوگ جب مسجد میں نماز کے واسطے جمع ہوتے ہیں۔ تو بعض اپنے طور پر کچھ دعا کر رہے ہوتے یا ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے ہوتے ہیں۔ کوئی مشرق کو موتہہ کئے بیٹھا ہوتا ہے۔ کوئی شمال کو۔ کوئی اپنی کتاب مطالعہ کر رہا ہوتا ہے۔ یا اپنے خیال میں محو ہوتا ہے۔ اگر نمازیں بھی ہوں۔ تو کوئی سجدہ میں ہوتا ہے۔ کوئی رکوع میں کوئی جلسہ میں اور کوئی کھڑا ہوتا ہے۔ جس وقت امام آگے کھڑا ہوتا ہے۔ اور تکبیر ہوتی ہے۔ تو سب اپنے اپنے حرکات اور افعال کو چھوڑ کر ایک صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور امام کے ماتحت ایک متحدانہ اور متفقہ حرکات کے سب پابند ہو کر گویا سب کے سب ایک وجود بن جاتے ہیں جس کا سر امام ہے۔ اور اس کے ارادے اور اشارے کے مطابق سب اپنی حرکات اور سکنات کو چلاتے ہیں۔ اور جاری رکھتے ہیں۔ یہ یگانگت اور وحدت نماز سے مسلمانوں کو حاصل ہوتی ہے۔ اور اسی کا اثر ان کی زندگی میں ان کے تمام اجتماعی کاموں میں دکھائی دیتا ہے۔ مسلمانوں کو اس امر کی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے تمام کاروبار میں جو سفر میں ہوں یا حضر میں ہوں ایک امام یا امیر کے ماتحت یگانگت اور وحدت کے ساتھ سرانجام دیں۔

ضرورت امام

اس طرح جماعت کے ساتھ پانچ وقت بالالتزام ایک امام کی اقتدا میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا فعل لازماً مسلمانوں کو مسئلہ ارتقا کے اس ضروری مسئلہ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ کہ ہر زمانہ میں ان کا ایک ہی امام اور خلیفہ ہونا چاہیئے خود حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اور جانشینوں نے اسی پر عمل کیا۔ اور وہ امام اس سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے۔ جس کو خود خدا تعالیٰ نے امامت کے واسطے قائم کیا ہو۔ اور اپنی تائیدات اور نصرت کے ساتھ اس کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح نمایاں کر دیا ہو۔ مسلمانوں کی نماز انہیں سکھاتی ہے۔ کہ امام کے بغیر کوئی اجتماع حقیقتاً جماعت نہیں کہلا سکتا۔ جماعت وہی ہے۔ جس کا ایک مطاع اور امام ہو۔ مختلف افراد میں وحدت قائم کرنے کے واسطے ایک مطاع انسان کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر انفرادی اختلافات مٹ نہیں سکتے۔ جیسا کہ محلہ کے لوگوں کا ایک امام چاہیئے۔ پھر شہر بھر کے لوگوں کا جامع مسجد میں ایک امام ہونا چاہیئے۔ پھر تمام گرد و نواح کے لوگوں کا عیدین کے موقعہ پر ایک امام ہونا چاہیئے۔ ایسا ہی دنیا بھر کے مسلمانوں کا بھی ایک امام ہونا چاہیئے اور دنیا میں مسلمان ترقی کر ہی نہیں سکتے۔ جب تک کہ وہ اپنے ایک امام کو شناخت کر کے اس کی متحدانہ پیروی نہ کریں۔ اور اس کے احکام کی تعمیل اپنا مذہبی فرض نہ قرار دیں۔

قبولیت دعا

قبولیت دعا کا وقت سب سے زیادہ نماز کے اندر ہی ہوتا ہے۔ احادیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے متعلق فرمایا ہے کہ "نماز کیا ہے ایک دعا ہے۔ جو درد سوزش اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے۔ تاکہ یہ بدخیالات اور برے ارادے دفع ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلن انسان کو نصیب ہو۔ صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلن اور حرقت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ دعا کو قبول نہیں کرتا۔ جب تک کہ حالت دعا میں انسان ایک موت تک نہیں پہونچتا۔ تھوڑے ہیں جو دعا کی فلسفی سے آگاہ ہیں۔ ہمارے پاس بہت سے خطوط آتے ہیں۔ جن میں لوگ لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے فلاں امر کے واسطے دعا کی تھی مگر قبول نہیں ہوئی۔ صرف زبان کی دعا بغیر اس کے لوازم کے تو قبول نہیں ہوسکتی۔ دعا کے واسطے لازمی امر یہ ہے۔ کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کے آگے پگھل جائے۔ اور وہ صبر اور استقامت کے ساتھ اس کے فضل کا مانگنے والا ہو۔ جب نماز کے تمام آداب کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ تب اس کی قبولیت کی امید ہوتی ہے"۔

فلسفہ پنج وقت

اسلامی نماز کے واسطے جو پانچ اوقات مقرر ہیں۔ ان کا فلسفہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"انسان پر پانچ حالتیں وارد ہوتی ہیں۔ اس کے مطابق پانچ نمازیں رکھی گئی ہیں۔ حالتِ اول زوال سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے پہلے انسان اپنے آپ کو غنی سمجھتا اور طاقت ور جانتا ہے اور روزِ روشن کی طرح اس کے تمام امور ایک جلوہ رکھتے ہیں۔ اور ان پر کوئی تاریکی نہیں ہوتی۔ وہ اپنے آپ کو غیر محتاج کی طرح خیال کرتا ہے۔ اور ایک پوری راحت اور آرام کی صورت میں اپنے آپکو دیکھتا ہے۔ اچانک اس پر ایک وقت آتا ہے کہ وہ زوال کے ساتھ ایک شابہت رکھتا ہے اور ابتدائے معیبت کا وقت ہوتا ہے۔ اور دکھ درد اور محتاجی کا احساس شروع ہوتا ہے۔ قبل ازیں اس کو معلوم نہ تھا کہ مجھ پر ایسا وقت آنیوالا ہے اچانک بیٹھے بیٹھے یہ حالت شروع ہو جاتی ہے جیسا کہ گھر میں آرام سے بیٹھے ہوئے اچانک کسی کے پاس گورنمنٹ سے وارنٹ آتا ہے۔ اور کسی جرم پر جواب طلبی کی جاتی ہے۔ یہ معیبت کا پہلا مرحلہ ہے۔ اور نماز ظہر کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے کیونکہ انسان کی راحت اور جمعیت میں ایک زوال آگیا ہے۔ اس کے بعد وہ عدالت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور شہادت اس کے برخلاف گزر جاتی ہے۔ اور اسکو معلوم کرایا جاتا ہے کہ تجھ پر فرد جرم لگایا گیا۔ یہ اس پر عصر کا وقت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے سورج کی روشنی میں کمی آگئی ہے۔ اور اس کے نور کی روح کھینچ لی گئی ہے۔ اس کے بعد وہ وقت ہے۔ جبکہ اس کو آخری حکم سنایا گیا۔ کہ تجھے اتنی مدت کی قید ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ اس کا سورج بالکل ڈوب گیا۔ پھر وہ وقت آتا ہے کہ وہ قید خانہ میں داخل ہو گیا۔ اور اس کے اندر بند کیا گیا۔ یہ وقت اس کے واسطے عشار کا وقت ہے کیونکہ تمام روشنی جاتی رہی۔ اور چاروں طرف سے اس پر تاریکی چھا گئی۔ اور وہ قید خانہ میں پڑا ہے۔ اس لمبی تاریکی کے بعد پھر فجر کا وقت آتا ہے۔ جب کہ قید خانہ سے رہائی پانے لگتا ہے۔ اور دوبارہ اس پر روشنی کا پرتو پڑتا ہے۔ اور اس کے ارد گرد نور چمکتا ہے۔ یہ پانچ اوقات انسان کے حال پر لازم رکھے گئے ہیں۔ اور ان پانچوں

حالتوں کی یاد میں جو کہ اس پر آنے والی ہیں۔ وہ روزانہ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کرتا ہے۔ کہ وہ ان مشکلات سے بچایا جائے۔

فلسفہ نماز استخارہ

نماز استخارہ۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور نمازیں اصحاب کرام کو سکھاتے تھے۔ ایسا ہی نماز استخارہ کی بھی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ کتاب بخاری شریف اور دیگر معتبر کتب احادیث میں حضرت جابر سے روایت ہے۔ کہ سب کاموں میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں استخارہ کی دعا اسی طرح سکھاتے اور پڑھاتے تھے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی سورتیں سکھاتے اور پڑھاتے تھے۔ یعنی پورے اہتمام کے ساتھ۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ جب تمہیں کوئی کام پیش آئے۔ تو فرض نمازوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھو۔ اور پھر یہ دعا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ۔ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

ترجمہ:۔ یا اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں۔ تیرے علم سے۔ اور طاقت چاہتا ہوں۔ تیری طاقت سے اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ تو قدرت والا ہے۔ اور مجھ میں کچھ قدرت نہیں۔ تو سب کچھ جانتا ہے۔ اور میں کچھ نہیں جانتا۔ اور تو سب چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ یا اللہ اگر یہ کام میرے لئے اچھا ہے۔ دین میں اور دنیا میں اور میرے کام کے انجام میں اور اس کی جلدی میں اور اس کی دیر میں اگر سب میں خیر اور بھلائی ہے۔ تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے۔ اور آسان کر دے۔ پھر اس میں میرے لئے برکت دے۔ اور اگر تو جانتا ہے۔ کہ یہ کام برا ہے۔ میرے لئے میرے دین میں اور میری دنیا میں اور میرے کام کے انجام میں اس کی جلدی اور اس کی دیر میں اگر برائی ہے تو تو اس کام کو مجھ سے ہٹا دے اور مجھے اس کام سے ہٹا دے۔ اور مقدر کر میرے لئے بھلائی جہاں کہیں ہو۔ پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔

یہ دعا بجائے خود ایسے اعلےٰ خیالات اور بلند جذبات سے پُر ہے۔ کہ کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ کس طرح انسان کو اس میں آستانۂ الوہیت پر گرا دیا گیا ہے۔ اور الٰہی قدرت اور الٰہی علم سے دستگیری چاہی گئی ہے۔ گویا انسان اپنے تمام افعال۔ تمام اعمال۔ تمام حرکات اور تمام سکنات میں اپنے خالق کے ساتھ متحد اور موافق ہو کر اپنے آقا سید حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح یہ کلمات پکارنے کے قابل ہونا چاہتا ہے۔ کہ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے۔ جو رب العٰلمین ہے۔

استخارہ

اس جگہ اس امر کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ بعض صوفیاء جو ہر بات میں استخارہ سکھایا کرتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالےٰ سے طلب خبر کرنا۔ کہ اے خدا تو ہمیں خبر دے۔ کہ یہ امر کیسا ہے۔ اور کیسا نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ طریق نہ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو طریق بتلایا ہے۔ اس میں طلب خیر کی گئی ہے۔ طلب خبر نہیں کی گئی۔ اس واسطے یہ ضروری نہیں کہ استخارہ کے نتیجہ میں کوئی خواب آئے یا الہام ہو۔ ہاں اس کا یہ نتیجہ ضرور ہوگا۔ کہ جو کام ہمارے واسطے اچھا ہے۔ اس کے لئے ہمارے دل کو انشراح پیدا ہوگا۔ اور اس کے اسباب ہمارے واسطے آسانی سے مہیا ہو جائیں گے۔ اور جو امر ہمارے واسطے اچھا نہیں۔ اس سے ہمارا دل پھر جائے گا۔ ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ خاص اہم ضرورتوں کے موقعہ پر استخارہ کرنا بھی جائز ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک دفعہ اعلان کیا تھا۔ کہ "حق کے طالب جو مواخذہ الٰہی سے ڈرتے ہیں۔ وہ بلا تحقیق اس زمانہ کے مولویوں کے پیچھے نہ چلیں۔ اور آخری زمانہ کے مولویوں سے جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ڈرایا ہے۔ ویسا ہی ڈرتے رہیں۔ اور ان کے فتوؤں کو دیکھ کر حیران نہ ہو جائیں۔ کیونکہ یہ فتوے کوئی نئی بات نہیں۔ اور اگر اس عاجز پر شک ہو۔ اور وہ دعوے جو اس عاجز نے کیا ہے۔ اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو۔ تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں۔ جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۂ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورہ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالےٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالوں کو جانتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجاء کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے۔ یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رویاء یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا کہ اگر مردود ہے۔ تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا۔ کہ ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین۔ یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتہ کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے۔ اور بدظنی اس پر غالب آ گئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے۔ جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے۔ تو شیطان آتا ہے۔ اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے۔ اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالےٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے۔ تو اپنے سینہ کو بکلی بغض اور عناد سے دھو ڈال۔ اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کر کے اور دونوں پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا۔ جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہوگا۔ سو اے حق کے طالبو! ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو اور کچھ مجاہدہ کر کے اس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق سے مدد چاہو"۔

تحریک جدید کا ضروری اعلان

ہر جماعت کے کارکن اچھی طرح نوٹ کر لیں کہ سال سوم کا جو چندہ تحریک جدید بھیجا جائے اس کی اسم وار تفصیل کوپن یا بیمہ پر ضرور رہو۔ تا کہ جہاں فوری طور پر رقم ادا کرنے والے مخلصین کے نام دعا کے لئے حضرت کے حضور پیش ہو سکیں۔ وہاں ہر مخلص کا حساب بھی صاف رہے۔ اسی طرح جن مخلصین نے دوسرے سال کی رقم مطابق وعدہ ادا کی ہے۔ خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں یا براہ راست اپنا چندہ ارسال کرتے ہوں۔ انہیں بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ تحریک جدید کا چندہ ارسال کرتے وقت اسم وار تفصیل معہ تصریح سال دوم یا سال سوم کرنی ضروری ہے۔ احباب کو معلوم رہے۔ کہ سال دوم کا حساب الگ اور سال سوم کا حساب بالکل الگ رکھا جا رہا ہے۔ اس لئے اس تصریح کی ضرورت ہے۔ نیز دستی رقم داخل کرتے وقت بھی اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

اس تبلیغ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کو اللہ کی طرف متوجہ کیا ہے۔ کہ تم میرے معاملہ میں بھی خدا کی طرف جھکو۔ اور اس سے دریافت کرو کہ میں صادق ہوں۔ یا کاذب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے نبی تھے۔ مگر وہ چاہتے تھے کہ ہر شخص نبوت سے ایک حصہ پائے۔ موافق تو موافق تھے۔ وہ تو مخالفوں کو بھی خدا سے ملانے کی کوشش کرتے اور انہیں ایسی تجاویز بتلاتے تھے۔ جن سے وہ خدا تعالےٰ کے ساتھ متحد ہو جائیں۔ اور اس کے ساتھ ہم کلام ہونے لگیں۔ اور ان پر وحی والہام وکشف کا دروازہ کھل جائے۔ کیا رحمت ہے۔ کیا برکت ہے۔ کیا فضل ہے جو خدا کے پیارے دنیا میں لے کر آتے ہیں۔ ان کا فیض عام ہوتا ہے۔ اور ہر خاص وعام اس سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔

دعائے حاجت

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ہر معاملہ پیش آمدہ میں خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ کیا ہے۔ تاکہ مومن کلی خدا کا ہو جائے۔ اور اس کا کوئی امر خدا تعالےٰ کی رضامندی سے الگ نہ رہے۔ کتب احادیث میں لکھا ہے۔ عبد اللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف حاجت ہو یا کسی انسان کی طرف حاجت ہو تو ہر دو صورتوں میں وہ خدا کی طرف جھکے۔ سب سے پہلے وضو کرے۔ اور اچھی طرح وضو کرے۔ بدن کے اعضاء دھوتا ہوا۔ ساتھ ہی خدا تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے تا ظاہری میل کے اترنے کے ساتھ ہی گناہ بھی دور ہو جائیں۔ اور اس طرح پاک صاف ہو کر اللہ تعالےٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر دو رکعت نماز حاجت کی نیت کر کے اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کرے۔ اور اس میں اپنی سمجھ اور طاقت کے مطابق پورا زور لگائے۔ التحیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر محبت بھرے دل سے کئی بار درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد یہ دعا عربی میں سمجھ کر یا اپنی زبان میں کہے۔ پھر سلام پھیرے۔ انشاء اللہ حاجتیں پوری ہو جائیں گی۔ اور کسی شے کی کمی نہ رہے گی۔ لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم۔ سبحان اللہ رب العرش العظیم۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔ اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنباً الا غفرتہ ولا ھماً الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضاً الا قضیتھا یا ارحم الراحمین (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ترجمہ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ بڑا بردبار اور عزت والا ہے۔ پاک ہے وہ اللہ صاحب بڑے عرش کا۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے میں تجھ سے سوالی ہوں۔ کہ مجھے وہ کام عطا فرما جو تیری رحمت کا سبب ہوں اور ان ارادوں کا سوال کرتا ہوں جن سے تیری بخشش ضروری ہوتی ہے اور ہر نیکی سے غنیمت مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔ تو میرے لئے کوئی گناہ بغیر بخشے نہ چھوڑ۔ بخش کہ میرا کوئی غم ایسا نہ ہو۔ جس کو تو دور نہ کر دے اور بخش کہ میری کوئی حاجت جو تیری رضا کے موافق ہو۔ پوری ہونے سے رہ نہ جائے۔

دعا

اب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ رحیم وکریم غفار وستار اپنی بخشش اور رحمت سے ہم سب کو اور ہمارے عزیزوں دوستوں رشتہ داروں اور سب احمدی بھائیوں اور بہنوں کو ایسی نمازوں کی توفیق دے جو ہمارے لئے اسکی پاک رضامندیوں کے حصول کا موجب ہوں اور جن سے ہمیں اس پاک ذات کا قرب نصیب ہو۔ اللھم ربنا اعنا علیٰ ذکرک وشکرک وصل علیٰ نبیک م

(الفضل کا مکتوب جاپان)

چین اور جاپان کے سیاسی تعلقات

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

کوبے ۱۱ر دسمبر ۳۶ء بذریعہ ہوائی ڈاک چین اور جاپان کے مابین جو گفت وشنید عرصہ تقریباً تین ماہ سے جاری تھی وہ کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر ختم ہو گئی۔ یہ گفتگو ایک طرح سے ان واقعات دہشت انگیزی کے سلسلے میں شروع ہوئی تھی۔ جو چند ماہ پیشتر متعدد چینی شہروں میں جاپانیوں کے خلاف عمل میں آئے تھے۔ مگر گفت وشنید کی طرح جاپان نے اس انداز سے ڈالی کہ درحقیقت ان چھوٹے چھوٹے واقعات کے دائرے سے نکل کر معاملہ بعض بڑے اہم اور دور رس اصولی سوالوں سے متعلق ہو گیا۔ مثلاً یہ کہ چینی حکومت شمالی چین میں ایک الگ اور خاص قسم کی حکومت تسلیم کرے۔ محصولات درآمد کو کم کرے جاپانی کمشیر مشیر مقرر کرے۔ درسی اور نصابی کتب پر اس خیال سے نظر ثانی کرے کہ ان میں سے وہ تمام حصے نکال دیئے جائیں۔ جن کے نتیجہ میں نوجوانوں میں جاپان کے خلاف نفرت اور دشمنی کے جذبات نشوونما پاتے ہیں۔ یہ کہ چین اور جاپان مل کر چینی علاقوں میں فضائی راستے قائم کریں۔ اشتراکیت کے مقابلہ میں متحد ہو کر فوجی استحکام مضبوط کریں نیز یہ کہ چین ایسے کورین مجرموں کو جو اس کی حدود میں اقامت پذیر ہیں جاپان کے حوالے کر دے وغیرہ وغیرہ۔

یہ سوالات چونکہ ایسی نوعیت کے نہ تھے کہ ان کا جلد فیصلہ ہو جاتا اس لئے لازماً گفتگو طول پکڑتی گئی۔ حتیٰ کہ یہ دن آ گئے اور چین کے صوبہ سوئی یوآن پر اندرونی منگولیا کی نوزائیدہ خود مختار حکومت نے چڑھائی کر دی۔ چینی حکومت کھلم کھلا یہ کہہ رہی ہے کہ چین کے خلاف اندرونی منگولیا کے حملے کی تہ میں جاپانی ہاتھ کام کر رہا ہے اور اسی بنا پر موجودہ گفتگو کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

جاپانی سفیر اور چینی وزیر خارجہ کی آپس میں آٹھ ملاقاتیں ہوئیں۔ اور گذشتہ دنوں میں جب جاپانی سفیر نے دیکھا کہ کسی بڑے سوال کے متعلق تصفیہ ہوتا نظر نہیں آتا۔ تو ان کے خیال میں جن امور میں دوران گفتگو میں اتفاق ہو چکا تھا ان کی فہرست اپنی آخری ملاقات میں چینی وزیر خارجہ کے سامنے پیش کی اور درخواست کی کہ طے شدہ امور کی تفصیلات پر بحث کے بعد ان کو عملی رنگ دیا جائے مگر ان کے تعجب کی کوئی حد نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ چینی وزیر سرے سے ہی اس بات سے انکاری ہیں کہ کوئی امر طے بھی ہو گیا تھا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ آئندہ کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ موجودہ گفتگو جاری رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں جب تک سوئی یوان میں پیدا ہونے والے حالات روبہ اصلاح نہ ہو جائیں۔

اس گفتگو کے دوران میں حقیقتاً جاپان نے اپنی ڈپلومیسی کا خوب کمال دکھایا۔ خصوصاً گفتگو کے آخری مراحل میں اور اس میں بھی آخری میمورنڈم جاپانی استقلال کی عجیب اور دلچسپ علامت ہے باایں ہمہ گفتگو کا جو نتیجہ ہوا۔ یا یوں کہئے کہ فقدان نتیجہ پر ملک میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اور اکثر آراء اس طرف مائل ہو رہی ہیں کہ جاپان کی چینی پالیسی کے موجودہ انداز میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگ دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ جو کہتے ہیں کہ چین پر دلیل اور نرمی کا اثر نہیں ہوتا اور اب یا تو جاپان کو اپنے حقوق بزور شمشیر محفوظ کرنے چاہئیں یا پھر ہمیشہ کے لئے اسے اس بات کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ بعد ازاں ہر موقعہ پر ان حقوق کو پامال ہوتا ہوا دیکھے۔ فوجی حلقے بالعموم اس رائے کی طرف میلان رکھتے ہیں۔

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جاپان کی موجودہ چینی پالیسی اہل چین کی دوستی اور ان کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ اور وہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ جاپان کا منشا چینی دوستی اور چینی تعاون حاصل کرنا ہے۔ چین کو فتح کرنا نہیں۔ اس لئے تعلقات کی موجودہ خراب حالت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جاپان اس پالیسی پر کاربند ہو جس کے نتیجہ میں چینی خدشات دور ہو جائیں۔ نہ کہ اس پالیسی پر کہ اس کے نتیجہ میں یہ خدشات چینیوں کے دلوں میں اور بھی مضبوط ہو جائیں۔ مگر یہ رائے رکھنے والوں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ نہایت ہی قلیل اور بہ ہیں وہ بھی منتشر۔ اس سے ان کی رائے ایک بے اثر سی چیز ہے۔

جاپان اور چین کے تعلقات کا یہ باب جاپانی دباؤ کے مقابلہ پر چینی حکومت کی غیر متوقع مضبوطی کے بیان سے پُر ہے۔ دراصل چین نے ایک بھی بات جاپان کی نہیں مانی۔ چینی حکومت کا ایک بیان نہایت دلچسپ ہے جو چند دن ہوئے شائع ہوا۔ اس اعلان میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ فضائی راستے قائم کرنے کے متعلق قریب تھا کہ سمجھوتہ ہو جاتا۔ مگر جاپانی طیاروں نے بغیر اجازت حاصل کئے پرواز شروع کر دی اور چونکہ ایسی پرواز چین کے حقوق ملکی میں دست اندازی اور ان کی کھلی تحقیر ہے اس لئے ان حالات میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ محاصل در آمد ارکم کرنے کے بارے میں یہ جواب ہے۔ کہ یہ اندرونی معاملہ ہے کسی غیر ممالک کو اس میں دخل دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ نیز یہ کہ بہرحال اس وقت تک چینی حکومت محصولات درآمد میں کوئی کمی نہ کرے گی۔ جب تک اس کے محکمہ کسٹم کے راستے سے وہ تمام مشکلات دور نہ کر دی جائیں۔ جو اس محکمہ کو اندریں حالات۔ جو smuggling کہ یعنی چوری چھپے کی درآمد کو روکنے میں محسوس ہوتی ہیں۔ کورین مجرموں کے متعلق جواب دیتا ہوا سرکاری بیان کہتا ہے کہ چینی حکومت نہ صرف یہ امید رکھتی ہے کہ کورین لوگوں کی خلاف قانون کارروائیوں کو بند کر سکے گی۔ بلکہ وہ تمام غیر ملکیوں کی خلاف قانون کارروائیوں کے سدباب کا پختہ ارادہ رکھتی ہے۔ نیز وہ جاپانی افسروں سے توقع رکھتی ہے کہ وہ بعض اہل کوریا اور اہل فارموسا کی ان خلاف قانون سرگرمیوں کو روکنے میں چینی حکومت کی مدد کریں گے۔ جو کہ یہ کورین اور فارموسن باری انظریں جاپانی افسروں کی سرپرستی میں عمل میں لا رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

پیانگ میاؤ کے چینی فوج کے ہاتھ فتح ہو جانے کی خبر صحیح ثابت ہوئی اور اندرونی منگولیا کی فوج کا کمانڈر اپنی حکومت کے صدر مقام کو چینیوں سے چھیننے کے لئے جوابی حملہ کر رہا ہے۔ اور بعض رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو اور اس کے نائبوں کو حملے کے ابتدائی مراحل میں کامیابی ہوئی ہے اور مرباچوکو کے وزیر اعظم نے اپنی پرائیویٹ حیثیت میں اندرونی منگولیا کو مالی مدد دینے کے لئے ملک بھر میں فنڈ جمع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان انہوں نے درحقیقت ایک سوسائٹی کا صدر ہونے کی حیثیت سے کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ چونکہ اس ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد دربارہ مقابلہ اشتراکیت وہی ہیں۔ جو اندرونی منگولیا کے ہیں۔ اس لئے اس کے ممبر اندرونی منگولیا کی کامیابی کی خاطر اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔

تحصیل گوجر خان سے احمدی امیدوار اسمبلی

یہ خبر سنکر احباب خوش ہونگے کہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی سے ملک محمد فضل خانصاحب سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی پنجاب اسمبلی کیلئے بطور امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ اس حلقہ کے تمام احمدی احباب کو ان کو کامیاب بنانے کیلئے پوری کوشش کرنی چاہیئے اور دعاؤں میں بھی انہیں

تبلیغ بیرون ہند تحریک جدید کے ماتحت

جماعت احمدیہ اور حکومت برطانیہ

برطانوی قونصل اور شہزادہ جرمنی مجاہد ہنگری کی گفتگو

(از چوہدری حاجی احمد خانصاحب ایاز بی اے ایل ایل بی انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ)

یہاں کے انگریزی صحافتی سوسائٹی کی ممبری یعنی English Speaking Circle of Hungary. کا افتتاح چھٹیوں کے بعد ماہ نومبر ۱۹۳۶ء میں ہوا۔ افتتاحی لیکچر Mr. Septimus Breecher British consul. برطانوی قونصل کا تھا۔ جناب قونصل نے اپنے لیکچر میں موجودہ یورپ کی عورت اور مرد کے Experiences of marriage. یعنی تجربات شادی Ways of Women. اور یعنی عورت کی چالوں پر ایک فاضلانہ اور موثر لیکچر دیا کہ سب حاضرین نے ان کے متعلق "A charming Britisher" کے ریمارکس پاس کئے۔ قونصل صاحب سے میری پہلے بھی کئی دفعہ ملاقات ہوئی مگر اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے متعلق خصوصاً ذکر ہوا۔ کیونکہ ہنگری کے اخباروں میں اسلام اور میرے متعلق چرچا ہوتا رہتا ہے۔ جرمنی کے شاہزادہ Prince Hohenlohe charles بھی موجود تھے۔ پروفیسر Dr. Germanus نے شہزادہ موصوف سے خاکسار کا تعارف کراتے ہوئے کہا "یہ احمد ایاز خان اسلام کے احمدی مبلغ ہیں" شہزادہ صاحب نے دریافت کیا کہ احمدیوں کا نام تو میں نے سنا ہوا ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ وہ کون ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ جناب یہ وہی لوگ ہیں جن کا تورات میں دیعیاہ ۲۷، ۱۵، ۳۳، ۲۵ میں ذکر آیا ہے کہ وہ تیزی کے ساتھ پہنچیں جائیں گے۔ ان میں سے کوئی سست نہ ہوگا۔ اور وہ شیروں کی طرح للکاریں گے وہ مصیبتوں کی پرواہ نہ کریں گے ان کی محنت ضائع نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ برکت کا بیج بوئیں گے۔" شہزادہ صاحب بہت زیادہ توجہ کے ساتھ سننے لگے۔ میں نے پندرہ منٹ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کا خلاصہ اور بیرون ہند کے مشنوں کا کام بتایا۔ تو انہوں نے کہا پھر تو وہی مسلمان اب زندہ ہو گئے ہیں جو چھٹی ساتویں صدی میں تھے۔ میں نے عرض کیا بس وہی ہیں کو آج کل احمدی کہتے ہیں۔

شہزادہ صاحب نے دریافت کیا کہ ہنگری تو سب سے زیادہ کٹر عیسائی ملک ہے اس سے آگے تو مسلمان ترک بھی نہ بڑھ سکے آپ ادھر کہاں آگئے میں نے عرض کیا۔ جناب آج کل جو خلیفہ اسلام ہے انہوں نے پرانے ریکارڈ مات کر دئے ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے تو انگلستان۔ امریکہ۔ افریقہ اور جزائر و چین و جاپان روس میں اسلام کے مشن قائم کئے۔ کیونکہ قرون اولیٰ میں اسلام کا نام وہاں نہ پہنچا تھا۔ اور اب ہنگری اور البانیہ میں مبلغ بھیج دئے ہیں تاکہ جہاں اسلام کی ترقی ختم ہوئی تھی۔ وہاں سے شروع کر کے دنیا کے سامنے قرآن پاک کی پیشگوئی متعلق غلبہ اسلام کو پورا کر کے دکھایا جائے۔ اور ہر مسلمان جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لا کر اس پیشگوئی کو پورا کرنا اپنا منصب العین قرار دیتا ہے اس کو احمدی کہتے ہیں۔ شہزادہ صاحب نے کہا۔ یہ تو بڑی Double ... ہے۔ تمہارے برطانوی قونصل مسکرا کر پوچھنے لگے

-بوڈاپسٹ میں اب تک کتنے آدمی مسلمان بنائے ہیں؟ میں نے بتایا۔ کہ پندرہ مرد ہیں اور اگر ان کے بیوی بچوں کو بھی شامل کیا جائے تو پینتیس بن جائینگے پھر قونصل صاحب نے دریافت کیا۔ جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے کیا وہ ملازمت کے لئے ہندوستان جانے والے تو نہیں؟ میں نے بتایا۔ کہ ہنگری کے نومسلمین تو سب کے سب برسر روزگار ہیں۔ اگر کوئی ہندوستان میں سیر کرنے یا قادیان کے مقدس مقام کو دیکھنے جائے تو جائے ورنہ ملازمت کے لئے اگر گورنمنٹ کو احمدیوں کی ضرورت ہو تو انگلستان میں سے ہی کافی انگریز احمدی مل سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا سب سے بڑا مشن لنڈن میں ہے۔ مزید دریافت کیا۔ کہ احمدیہ جماعت کا حکومت برطانیہ کی نسبت کیا خیال ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ جناب احمدیوں کو بہت دور کی سوجھی ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے حکومت برطانیہ ہی کو مسلمان بنانے کی ٹھانی تھی علیاء ملکہ وکٹوریہ کو بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے کھلے طور پر دعوت اسلام دی۔ اور وہ "تحفہ قیصریہ" کے نام سے مشہور ہے۔ اور ایڈورڈ ہشتم کو تو ہمنے اچھی خاصی تبلیغ اسلام کی اور اس کا نام "تحفہ شہزادہ ویلز" یعنی

"Present to H. R. H. the Prince of Wales"

ہے۔ یہ لیجئے ایک کاپی آپ کو پیش کرتا ہوں۔ اور برطانیہ کی پبلک کو پیغام حق پہنچانے کے لئے ہم نے کافی لٹریچر انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ یہ لیجئے ایک کاپی Teachings of Islam آپ کے لئے بھی لایا ہوں۔ جماعت احمدیہ کا حکومت برطانیہ کی نسبت بھی یہی خیال ہے کہ سب چھوٹوں بڑوں کو اسلام قبول کرایا جائے۔

مسکراتے ہوئے قونصل صاحب نے پھر دریافت کیا۔ کہ سیاسی رویہ جماعت احمدیہ کا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یہ لیجئے "سن رائز" اور "مسلم ٹائمز" کے پرچے جن میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ مبارک پر میں نے سرخ پنسل سے آپ ہی کے لئے نشان لگا رکھا ہے دیکھئے صاف لکھا ہے۔ کہ برطانیہ کا کوئی قصور نہیں۔ اور جب تک Colonel Douglas جیسے حضرات برٹش قوم میں موجود ہیں۔ ہم ان کی تعریف ہی کرینگے۔ حکومت پنجاب سے بھی ہمیں شکوہ نہیں۔ ہم کو تو چند افسران حکومت نے نقصان پہنچایا ہے۔ مگر ہاں ہم دنیا میں سچائی قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جو تعریف کا مستحق ہوگا۔ اس کی تعریف کرینگے۔ اور اگر گورنمنٹ کے رویہ میں اصلاح کی ضرورت ہوگی۔ تو اسے بھی صاف کہہ دینگے۔ جن برطانیہ کے نمائندوں نے ہماری مدد کی وہ برطانیہ کے حقیقی فرزند اور شریف آدمی تھے۔ اور جنہوں نے ہماری مدد نہیں کی تھی۔ وہ ذلیل اور ناخلف برطانی تھے یہ مفہوم میں نے بتایا۔ قونصل صاحب سے مزید عرض کیا کہ جماعت احمدیہ خالص مذہبی جماعت ہے۔ اور اس کا واحد مقصد دنیا میں اسلام کی سچائی قائم کرنا ہے۔ میرے ان الفاظ نے قونصل صاحب پر گہرا اثر کیا۔ اور وہ بہت خوش ہوئے چند دن بعد حسب ذیل خط ان کی طرف سے موصول ہوا

یہ آپ کی بڑی مہربانی ہے۔ کہ اخبارات اور دو کتب "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور ملک معظم کے ولیعہد ہونے کے وقت کا تحفہ" آپ نے مجھے دیا ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اس لٹریچر کا بڑی دلچسپی سے مطالعہ کروں گا۔ اور حقیقتاً میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ کسی دن میرے مکان پر تشریف لاکر مجھے اسلام کے متعلق مزید واقفیت بہم پہنچائینگے۔ میں یہ تو خیال نہیں کرتا۔ کہ آپ مجھے مسلمان بنالیں گے۔ مگر خیر کچھ پتہ بھی نہیں۔ آپ کا وفا کیش

Septimus Bracher
British Vice Consul

جناب قونصل صاحب موصوف کی خوش خلقی اور بعد کی ملاقاتوں میں ملنساری اور ہندوستانیوں سے ہمدردانہ اور برادرانہ سلوک نے مجھ پر واضح کر دیا۔ کہ آپ واقعی Charming Britisher and true Son of Britain

اخبار کینیا "ڈیلی میل" میں ایک احمدی مبلغ کا ذکر

اخبار کینیا "ڈیلی میل" نے مولوی مبارک احمد صاحب احمدی مبلغ کے ان لیکچروں کے متعلق جو انہوں نے کیمو میں دئے۔ ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے "شیخ مبارک احمد صاحب مبشر مولوی فاضل نے اپنے کیمو کے دورہ کے دوران میں "ضرورت مذہب" "اسلام کیا ہے" "مسیح موعود اور احمدیت" کے موضوعات پر دلچسپ لیکچر دئے۔ مولوی مبارک احمد حضرت احمد (علیہ الصلوۃ والسلام) بانئ جماعت احمدیہ کے مخلص پیرو ہیں۔ اور قرآن کریم اور تاریخ عرب کے عالم ہیں۔ ان کے لیکچروں میں تمام مذاہب کے لوگ شامل ہوتے رہے۔ اور انہوں نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔ لیکچروں میں تمام بڑے مذاہب ان کی تعلیم اور انبیاء کا نہایت خوش کن اور پسندیدہ رنگ میں ذکر کیا گیا۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ مشرقی افریقہ میں آنے والے ہندوستانی مشنری اخوت نوع انسانی کی زبردست خدمت کرینگے۔ اور وہ ایسی باتوں سے احتراز کریں گے جن سے دوسرے مذاہب کے لوگوں کے جذبات مجروح ہوتے ہوں۔

مولوی صاحب اس عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں۔ جو دوسرے مذاہب کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ جب دنیا انبیاء کی لائی ہوئی تعلیم سے بھٹک جاتی ہے تو خدا تعالے اس کی رہنمائی کے لئے انبیاء اور رسول بھیجتا ہے۔

مولوی صاحب نے اپنے لیکچروں میں دوسرے مذاہب کا احترام کرنے اور ان سے رواداری سے پیش آنے کی تلقین کی اور بیان کیا۔ کہ عاجزی خدمت اور ایمان انسانی زندگی کے اصول ہیں۔ اور تمام مذاہب کا آخری مطمح نظر بنی نوع انسانی کی اخوت اور اللہ تعالے کی وحدانیت ہے۔

وصیتیں

نمبر ۷۶۵۹

منکہ غلام محمد ولد حافظ فقیر محمد صاحب قوم شیخ کاشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۳۲ء ساکن لودیانہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱۱؍۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ ایک مکان واقعہ محلہ اقبال گنج شہر لودھیانہ میں ہے جس کی قیمت تقریباً نوصد روپیہ ہوگی۔ اس میں سے ⅛ حصہ کی میری والدہ مالک ہے اور ⅛ کی میری ہمشیرہ ہے۔ باقی کا میں واحد مالک ہوں۔ نقد میرے پاس ۱۹۷ روپے ہیں۔ میری ماہوار آمد ۰-۸-۱۷ روپیہ ہے جس پر میرا گذارہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہونگا میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ یا اسکا کوئی جزو یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط

العبد۔ غلام محمد سنتری بٹرول فیروز پور شہر ۱۵ ۱۱؍۳۶

گواہ شد۔ بنارہ محمد حسین سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ فیروزپور شہر

گواہ شد۔ محمد جمیل محاسب جماعت احمدیہ فیروزپور

نمبر ۷۶۷۶

منکہ امۃ الحی بنت مرزا مہتاب بیگ صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۲؍۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے مگر میں اسوقت ملازم ہوں۔ اور مبلغ معہ؎ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ جسکا میں ⅒ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ہر ماہ ادا کرتی رہونگی۔ اور اسکے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کی ⅒ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ وارث ہوگی۔ فقط والسلام

العبد۔ امۃ الحی بقلم خود۔ گواہ شد مرزا مہتاب بیگ ولد مرزا محمد علی صاحب قادیان ضلع گورداسپور والد موصیہ

گواہ شد۔ مرزا عبد الرحمن مولوی فاضل جامعہ

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

ماسکو ۳۱ دسمبر۔ برطانیہ اور فرانس کی اس اپیل کے جواب میں کہ تمام حکومتیں اپنے اپنے ملک میں ہسپانیہ کو رضاکاروں کی روانگی قانوناً ممنوع قرار دیدیں حکومت روس نے لکھا ہے کہ اسے اس تجویز سے اتفاق ہے لیکن ساتھ ہی برطانیہ اور فرانس کو مطلع کیا ہے۔ کہ حکومت سوویٹ روس کے پاس اس امر کا بین ثبوت موجود ہے۔ کہ ہسپانیہ میں جنرل فرینکو کی فوج میں جو اطالوی اور جرمن سرکاری افواج کے ساتھ جنگ آزما ہیں۔ وہ ہرگز رضاکار نہیں۔ بلکہ باقاعدہ افواج کے سپاہی ہیں۔

امرتسر ۳۱ دسمبر آج سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان فرقہ وار فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ کیونکہ پولیس اطلاع پا کر بروقت پہنچ گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کل کے واقعہ قتل کے سلسلہ میں اکالیوں نے ایک جلوس نکالا۔ جب جلوس کٹڑہ کرم سنگھ میں پہنچا۔ تو تقریباً ۲۰۰ مسلمانوں نے جلوس کا رستہ روک لیا۔ اس پر اکالیوں نے نعرے بلند کرنے شروع کر دئے اور کرپانیں نکال لیں۔ اس وقت صورت حالات نہایت نازک ہو گئی تھی۔ کہ پولیس کا ایک دستہ موقع پر آ پہنچا اور اس نے صورت حالات پر قابو پا لیا۔

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ توپ کے گولوں، بموں اور دیگر گولہ بارود کی تیاری کا کام وولچ کے کارخانہ سے چار مختلف اسلحہ ساز کارخانوں میں منتقل کر دیا جائے گا۔ جدید اسلحہ خانوں کے لئے جو مقامات منتخب کئے گئے ہیں۔ انہیں وولچ کی نسبت فضائی حملوں کا کم خطرہ ہے۔ ان اسلحہ ساز کارخانوں سے ایسے لوازمات حربیہ اور اسلحہ بنانے اور رکھنے کا کام لیا جائیگا۔ جو حکومت کے زائد حربی پروگرام میں شامل ہے۔

راولپنڈی ۳۱ دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈاکٹر خان صاحب لیڈر کانگرس سرحد صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں

راولپنڈی ۳۱ دسمبر۔ چونکہ ۱۸ جنوری کو گورو گوبند سنگھ کے یوم پیدائش کے سلسلہ میں جلوس نکالا جائے گا۔ اس لئے جلوس کا لائسنس جاری کرنے کا مسئلہ پھر سکھوں اور حکام ضلع کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ سکھوں کی ایک سب کمیٹی جلوس کے راستہ کے متعلق تصفیہ کرنے کے لئے حسب ضرورت حکام یا مسلمانوں سے گفت وشنید کا آغاز کریگی

لاہور ۳۱ دسمبر۔ نئے سال سے لاہور میں پولیس کے انتظامات کی ایک نئی سکیم مرتب کی جا رہی ہے۔ جس کی رو سے روز افزوں جرائم کے انسداد کے لئے پولیس بڑھائی جائے گی۔

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ مسٹر بالڈون وزیر اعظم انگلستان نے سال نو کے ایک پیغام میں یورپ کی موجودہ صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دنیا کی خطرناک صورت حالات اور یورپ کے ممالک کی مسلح طاقتوں کی بڑھتی ہوئی مقدار کے پیش نظر حکومت برطانیہ کے لئے تجدید اسلحہ کی پالیسی بے حد ضروری ہے۔ اور انگلستان کی کوئی حکومت بھی اسے نظر انداز نہیں کر سکتی۔

نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔ آثار وقرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان۔ ایران ترکی۔ اور عراق یورپ کی طاقتوں کے خلاف اپنے استحکام کے لئے متحدہ طور پر تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔ مگر یہ معلوم نہیں۔ کہ یورپ میں اس وقت جو دو طاقتیں برسرپیکار ہیں۔ ان میں سے کونسی ان ممالک کے نزدیک زیادہ قابل قبول ہے۔

میڈرڈ ۳۱ دسمبر حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ باغیوں کے لئے رسد سے بھری ہوئی ۳۵ لاریاں ٹالاویرا سے میڈرڈ کے محاذ پر آ رہی تھیں۔ کہ میڈرڈ کے جنوب میں سرکاری فوجوں نے انہیں ڈائنامیٹ سے اڑا دیا۔

ویٹیکن شہر ۳۱ دسمبر معلوم ہوا ہے پوپ کی حالت قدرے بہتر ہو گئی ہے۔ لیکن وہ خطرے سے باہر نہیں ہوئے۔ ابھی خطرہ ہے کہ ٹانگ کے اور حصوں میں خون جمنے لگے گا اور وہی تکلیف پھوٹ پڑے گی۔ جس کی وجہ سے چند سال پیشتر اپریشن کرنا پڑا تھا۔

نئی دہلی ۳۱ دسمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ برما اور چین کے نمائندوں میں تجارتی گفت وشنید اس وجہ سے ملتوی ہو گئی ہے۔ کہ دونوں طرف کے نمائندوں کو اپنی اپنی حکومتوں سے مزید ہدایات طلب کرنے کی ضرورت تھی

روما ۳۱ دسمبر۔ ہسپانیہ میں عدم مداخلت کے اس مطالبہ کے جواب میں جو برطانیہ اور فرانس نے روس جرمنی اطالیہ اور پرتگال سے کیا تھا۔ اطالیہ کا نوٹ موصول ہو گیا ہے۔ جس میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ اپیل کرنے والے اطالیہ کو اطمینان دلا دیں۔ کہ عدم مداخلت کے اصول پر وہ حکومتیں بھی پوری پابندی سے پابند رہیں گی۔ جنہیں حکومت میڈرڈ سے ہمدردی ہے اس سلسلہ میں خاص طور پر فرانس اور روس کا نام لیا گیا ہے۔

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ اخبار "ٹائمز" لنڈن کا نامہ نگار متعینہ قاہرہ لکھتا ہے کہ حکومت مصر نے تازہ غور وخوض کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ۷ جنوری کو میجر جنرل مارشل کارنوال اور اس کے مشن کے مصر پہنچتے ہی مصری فوج سے تمام برطانی حکام اور کمشنڈ افسروں کو برطرف کر دیا جائے گا۔ کیونکہ حکومت مصر اپنی فوج کو خالص مصری فوج بنانا چاہتی ہے اور مصری فوج میں برطانوی اور دیگر غیر ملکی عناصر کی چنداں ضرورت محسوس نہیں کرتی۔ جن حکام کو فوج سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ انہیں یہ رعایت دی جائے گی۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو از سر نو رضاکارانہ خدمات پیش کر سکتے ہیں۔

نیویارک ۳۱ دسمبر۔ اخباری نمائندوں کی کانفرنس میں صدر جمہوریہ امریکہ نے بیان کیا۔ کہ اس کی خواہش ہے کہ اسے متحارب فریقین کو اسلحہ بھیجنے کی ممانعت کا قانون نافذ کرنے کا اختیار دیدیا جائے

میڈرڈ ۳۱ دسمبر صوبہ قرطبہ میں سرکاری افواج کا حملہ نہایت سخت رہا اور دن بھر میدان کارزار گرم رہا۔ جس میں فریقین کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جرمن پیدل فوج کی چار پلٹنیں اور سوار فوج کا پورا رسالہ باغیوں کے ساتھ تھا

پیرس ۳۱ دسمبر حکومت فرانس کی سینیٹ نے اپنے اجلاس خصوصی میں ۲۸۶ اور ۲ ووٹوں کے تناسب سے آئندہ سال کا بجٹ منظور کر لیا۔

راٹرڈم ۳۱ دسمبر۔ ہالینڈ کی ایک نوجوان لڑکی نے تیراکی کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ چنانچہ اس نے ۴۰۰ میٹر کا فاصلہ جو پہلے ۵ منٹ اور ۵۹ ۳/۵ سیکنڈ میں طے کیا تھا۔ اب ۵ منٹ اور ۴۸ ۲/۵ سیکنڈ میں طے کیا ہے۔

بمبئی ۳۱ دسمبر۔ انتخابی سرگرمیوں میں کانگرس نے پہلی مرتبہ طیاروں کا استعمال شروع کیا ہے۔ چنانچہ پنڈت جواہر لال نہرو ۱۰ فروری ۳۷ء کو بمبئی سے بذریعہ طیارہ منگلور روانہ ہونگے تاکہ وقت بچایا جا سکے۔ مسز کملا دیوی چٹوپادھیا بھی ٹاٹا کمپنی سے ایک طیارہ حاصل کرنے کے لئے خط وکتابت کر رہی ہیں۔ یہ طیارہ بھی صدر کانگرس کے استعمال کے لئے وقف کیا جائے گا

لنڈن ۳۱ دسمبر جنیوا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جمعیتہ اقوام نے حکومت ہسپانیہ کی متواتر اپیلوں کا کچھ نہ کچھ جواب ضرور دیا ہے یعنی یہ منظور کر لیا ہے کہ کم از کم ہسپانیہ میں ایسے طبی ماہر بھیج دیئے جائیں۔ جو ملک میں وبائی امراض کا جو کشت وخون اور نعشوں کے سڑنے سے پیدا ہو رہی ہیں انسداد کریں۔

امرتسر ۳۱ دسمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے سے ۳ روپے ۶ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے سے ۸ روپے ۴ آنے تک کپاس ۶ روپے ۴ آنے۔ روئی ۱۵ روپے ۹ آنے سونا دیسی ۵۳ روپے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی